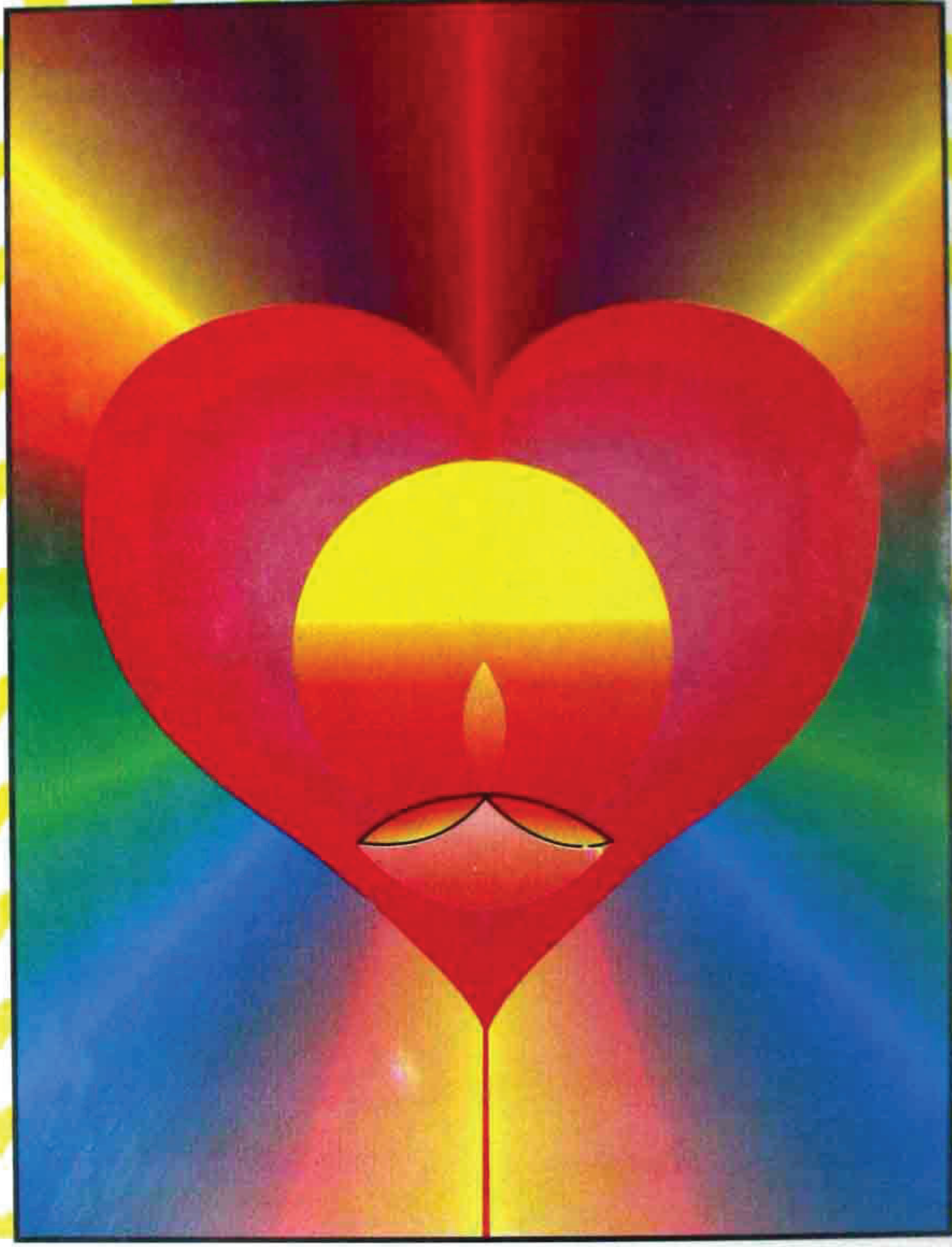


فوائد الفواد

ملفوظاتِ سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی زری زر بخش

حضرت خواجہ نظامُ الدّین اولیاء رضی اللہ عنہ

زاویہ

فوائد الفواد

ملفوظاتِ سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی زری زربخش
حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ

برصغیر میں مسلم تمدن، تہذیب و ثقافت کی صورت گری کرنے والی ایک اہم اور عظیم المرتبت روحانی شخصیت کے ملفوظات، تعلیماتِ تصوف کی دل میں اتر جانے والی تشریح، مُردہ قلوب کے احیاء اور پراگندہ دلوں کی تطہیر اور تزکیہ کا مؤثر ذریعہ ہے ایک انتہائی معتبر مجموعہ جسے اولیاء و عارفین نے ہمیشہ حرزِ جاں بنائے رکھا۔ رواں، سادہ اور سلیس ترجمہ۔

مُرتب:

حضرت امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم:

خواجہ حسن ثانی نظامی دہلوی

زیر اهتمام

محمد رضاء الدین صدیقی

زاویہ

c-8 دربار مارکیٹ لاہور
(042)7113553-(0303)6410692

نوٹ:- اس کتاب کے جملہ محاصل زاویہ فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) کے علمی و تحقیقی مصارف کیلئے وقف ہیں۔

ہدیہ	تعداد	سال اشاعت
150	1100	2003ء

مرکز ترسیل

مکتبہ زاویہ

(۱) 10 مرکز الاولیس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ لاہور۔فون 042-7117152

(۲) خالد ایجوکیشنل سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور۔فون 042-7244157

تیسری جلد

(۱۷ مجلسیں۔ از ۲۷ ذی القعدہ ۷۱۲ھ تا ۲۱ ذی الحجہ ۷۱۳ھ)

دیباچہ

نہیں رہے گا۔ یا تو اس کا رجحان حرام شہوت کی طرف ہو گا۔ یا بے موقع غصے کی طرف یا کسی بلا میں مبتلا ہو گا۔ اس معنی کی مناسبت سے حکایت بیان فرمائی کہ مولانا عزیز زاہد رحمتہ اللہ علیہ ایک روز گھوڑے پر سے گر گئے اور ان کا بازو اتر گیا ان سے پوچھا گیا کہ کیا حال ہے؟ بولے میں روزانہ سورۃ یسین پڑھا کرتا ہوں۔ آج نہیں پڑھی تھی اسی وجہ سے بھگتنا پڑا۔

آٹھویں مجلس

اسی سال ماہ جمادی الاخر کی چوتھی تاریخ بدھ کو قدم بوسی کی دولت ہاتھ آئی نظم اور غزل وغیرہ کو محمول کرنے (کسی خاص بات سے متعلق سمجھنے) کا ذکر آیا ارشاد ہوا کہ ہر ایک اس کو کسی خاص چیز پر محمول کرتا ہے(۱۵)۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک دفعہ شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز یہ شعر زبان مبارک پر لائے۔

نظامی! یہ کیا اسرار ہیں جو تم اپنے نہاں خانہ فکر سے ظاہر کر رہے ہو اس کو بھلا یہاں کون سمجھے گا' زبان بند رکھو۔

اس دن کے زیادہ حصے میں یہ شعر پڑھتے رہے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کا وقت آ گیا۔ افطار کے وقت بھی یہی شعر زبان مبارک پر تھا کہتے ہیں سحر کے وقت بھی یہی شعر پڑھتے تھے۔ اور جب بھی پڑھتے تھے حالت متغیر ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ معلوم نہیں خاطر مبارک میں کیا بات تھی اور کیا چیز (یہ شعر) پڑھوا رہی تھی۔

اس کے بعد فرمایا کہ ایک دفعہ شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ اپنے گھر کے اندر ایک دروازے پر کھڑے تھے۔ ایک ہاتھ ایک کواڑ پر تھا۔ دوسرا ہاتھ دوسرے کواڑ پر اور بار بار یہ دو مصرعے زبان مبارک پر لاتے تھے۔

کردی صمنا برسرما بار دگر ماہیچ نکردیم خدا میداند

ترجمہ:۔ اے صنم تو ہمارے ہوتے کسی اور کا ہو گیا لیکن خدا جانتا ہے ہم نے کسی اور سے دل نہیں لگایا۔

اس کے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے اپنی زبان گوہربار سے فرمایا کہ معلوم نہیں ان کے خیال میں کیا بات تھی اور وہ اس شعر کو کس پر محمول کر رہے تھے اور مقصد کیا تھا۔

پھر توکل کا ذکر نکلا۔ فرمایا کہ حق تعالیٰ پر اعتماد رکھنا چاہئے اور کسی اور کی طرف نظر

امید نہیں لگانی چاہئے۔ اس کے بعد زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ کسی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ ساری مخلوق کو اونٹ کی مینگنی جیسا ہیچ نہ سمجھے۔

اس کے بعد اسی ضمن میں یہ حکایت بھی بیان فرمائی کہ ایک دفعہ ابراہیم خواص" کعبے کے سفر کو نکلے تو ایک لڑکا بھی ساتھ لگ گیا۔ ابراہیم نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ بولا کعبے کی زیارت کے لئے! ابراہیم نے کہا سفر خرچ توشہ اور سواری کہاں ہے؟ بولا خدا عزوجل بندے کو بے اسباب زندہ و قائم رکھتا ہے تو زاد سفر اور سواری کے بغیر مجھے کعبے تک پہنچا بھی سکتا ہے۔ قصہ مختصر جب ابراہیم خواص کعبے پہنچے تو اس لڑکے کو دیکھا کہ ان سے پہلے پہنچا ہوا ہے اور کعبے کا طواف کر رہا ہے جب اس کی نظر ابراہیم پر پڑی تو کہنے لگا اے کمزور یقین رکھنے والے تونے مجھ سے جو کچھ کہا تھا اس سے توبہ کی؟

اسی سلسلے میں ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ کوئی کفن چور خواجہ بایزید بسطامی" کی خدمت میں آیا اور اس کام سے توبہ کی۔ خواجہ بایزید" نے اس سے پوچھا کہ تونے کتنے مردوں کے کفن کھسوٹے؟ اس شخص نے کہا کہ ایک ہزار آدمیوں کے! بایزید نے پوچھا کہ ان سے کتنوں کو ایسا پایا کہ جن کے چہرے قبلے کی طرف تھے؟ بولا کہ صرف دو شخصوں کے چہرے قبلے کی طرف پائے باقی سب کے چہرے قبلے سے پھرے ہوئے دیکھے۔ حاضرین نے خواجہ بایزید" سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ صرف دو کا رخ قبلے کی طرف تھا اور اتنے لوگوں کا منہ پھرا ہوا؟ فرمایا کہ ان دو اشخاص کا اعتماد حق تعالیٰ پر تھا دوسروں کا نہیں تھا!

اس کے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد کیا کہ مشائخ نے رزق کی چار قسمیں بیان کی ہیں۔ رزق مضمون اور رزق مقسوم اور رزق مملوک اور رزق موعود' رزق مضمون تو وہ ہے جو آدمی کو کھانے اور پینے کی چیزوں کی صورت میں جو اس کے لئے کافی ہوں ملتا ہے اس کو رزق مضمون کہتے ہیں۔ یعنی ان کا خدا ضامن ہے۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ' (ترجمہ) اور ان میں سے کوئی رینگنے والا ایسا نہیں ہے۔ جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو' رزق مقسوم وہ ہے جو ازل میں مقدر کر دیا گیا اور لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا۔ رزق مملوک وہ ہے جس کا ذخیرہ ہوتا ہے روپے پیسے کپڑے اور دوسرے سامان کی صورت میں۔ رزق موعود وہ ہے جس کا وعدہ حق تعالیٰ نے عبادت گزاروں اور اپنے صالح بندوں سے کر رکھا ہے۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ' اور جو کوئی اللہ